ھدایہ ششماہی اول

(کتاب النکاح تا کتاب الطلاق)

مختلف فیہ مسائل کا مجموعہ

منجانب : جامعۃ المدینہ

فیضان احمد رضا نارتھ

کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ

Date

مختلف فیہ مسئلہ

مسئلہ 1:

لفظ تملیک سے نکاح منعقد ہوگا یا نہیں

عند الشوافع :- نکاح منعقد نہیں ہوگا.

دلیل :- لفظ تملیک نہ نکاح کے معنی میں حقیقت ہے اور نہ ہی مجاز ہے۔ اس لئے کہ نکاح کا معنی ہے ملنا اور مالک اور مملوک کے درمیان کوئی ملنا نہیں ہوتا ہے۔

عند الاحناف :- لفظ تملیک سے نکاح منعقد ہوگا

دلیل :- لفظ تملیک سے نکاح منعقد ہوگا اس لئے کہ تملیک سبب ہے ملک متعہ کیلئے اپنے محل میں ملک رقبہ کے واسطے سے جوکہ نکاح میں ثابت ہے اور سبب بھی مجاز کی ایک قسم ہے۔ لھذا لفظ تملیک سے نکاح درست ہے

مختلف فیہ مسئلہ

مسئلہ 2

نکاح کے گواہوں میں عدالت شرط ہے یا نہیں

عند الشوافع :- نکاح کے گواہوں کا عادل ہونا شرط ہے

دلیل :- شہادت اہل کرامۃ کے باب سے ہے اور فاسق اہل اہانت میں سے ہے

عند الاحناف :- فاسق جب اہل ولایت میں سے ہے تو وہ اہل شہادت میں سے بھی ہوگا اس کی وجہ یہ ہے کہ جب اسلام اس کی بناء پر اپنے نفس پر ولایت سے محروم نہیں کیا گیا تو وہ اپنے غیر پر بھی ولایت سے محروم نہیں ہوگا کیونکہ اس کا غیر اس کی جنس سے ہے لہذا اس طرح فاسق کا شاہد بننا درست ہے

Date

مسئلہ 3 مختلف فیہ مسئلہ

ذمیوں کی گواہی میں کتابیہ سے نکاح

عند امام محمد و زفر: مسلمان نے دو ذمیوں کی موجودگی میں کتابیہ سے نکاح کیا تو جائز نہیں۔

دلیل: ۔ مسلمان پر کافر کی شہادت کا کوئی اعتبار نہیں جبکہ نکاح میں ایجاب و قبول کے سننے کا نام ہی شہادت ہے اسی لئے ذمیوں کا موجود عقد موجود ہونا نہ ہونے کی مثل ہے

عند الشیخین: نکاح جائز ہے۔

دلیل: نکاح میں شہادت شوہر کیلئے ملک لفعہ ثابت کرنے کیلئے مشروط ہوتی ہے۔ لہٰذا یہ شہادت مسلمان شوہر کے حق میں ہوگی اور اس کی مخالفت میں نہیں ہوگی اور مسلمان کے فائدے اور اس کے حق میں کافر کی شہادت معتبر ہے۔ لہٰذا اس مسئلے میں بھی درست ہوگی۔

مسئلہ 4 مختلف فیہ مسئلہ

زنا سے حرمت (مصاہرت) ثابت ہوگی یا نہیں

عند الشوافع: زنا سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوگی

دلیل: ۔ حرمت مصاہرت ایک نعمت ہے لہٰذا یہ ممنوع شئ (زنا) سے حاصل نہیں ہوگی۔

عند الاحناف: زنا سے حرمت مصاہرت ثابت ہو جائیگی

دلیل: وطی کرنا جزئیت کا سبب ہے ولد کے واسطے سے حتی کہ ولد ان دونوں (واطی و موطوءہ) کی طرف اکمل طور پر منسوب ہوتا ہے۔ تو موطوءہ کے اصول و فروع واطی پر اپنے اصول و فروع کی طرح حرام ہو جائیں گے اسی طرح اس کا برعکس بھی

(3)

Date

مسئلہ 5

مختلف فیہ مسئلہ

مطلقہ کی عدت میں اس کی بہن سے نکاح کا مسئلہ

عند الشوافع مطلقہ کی عدت میں اس کی بہن سے نکاح کرنا جائز ہے

دلیل طلاق بائن یا طلاق ثلاث میں رجوع کا شبہ نہیں ہوتا
یہ دونوں (بائن، ثلاث) نکاح کیلئے قاطع اور خاتم ہیں
لہٰذا جب ان کا اطلاق کیا جائے تو پورا عمل دیں گے
اور پورا عمل یہ ہے کہ من کل وجہ نکاح منقطع ہو جائے
اور جب مطلقہ سے نکاح منقطع ہو گیا تو اس کی بہن سے نکاح جائز ہے
اور یہ بھی کہ اگر شوہر دوران عدت بیوی سے وطی کرلے تو شوہر
پر حد جاری کیا ہوگی

عند الاحناف مطلقہ کی عدت میں اس کی بہن سے نکاح کرنا جائز نہیں

دلیل نکاح اولیٰ کے بعض احکام باقی ہیں۔ مثلاً
نفقہ، خروج عن البیت سے روکنا، سکنٰی وغیرہ تو لہٰذا نکاح
من وجہ باقی ہے۔ رہی بات قاطع کے اثر کی تو نکاح
پہلے ثابت ہے لہٰذا جب تک نکاح باقی ہے قاطع نکاح
من کل وجہ عمل نہیں کرے گا۔

حد کی دلیل کا جواب یہ ہے کہ اولاً ہم یہ تسلیم نہیں کرتے کہ
یہ وطی موجب حد ہے جیسا کہ مبسوط کی کتاب الطلاق میں
یہ اشارہ موجود ہے اور اگر تسلیم کر بھی لیں تو طلاق
ثلاث کے بعد حلت وطی ختم ہونے کی بنا پر یہ وطی زنا ہوگی
اور زنا لامحالہ موجب حد ہے لیکن نکاح بعض احکام کی وجہ سے
حلت نکاح حلت وطی ختم اور مرتفع نہیں ہوتی اسی لئے
دوسری بہن کو نکاح میں لانا درست نہیں۔

Date

مسئلہ 6 مطلقہ حرہ کی عدت میں باندی سے نکاح جائز ہے یا نہیں

عندالطرفین مطلقہ حرہ کی عدت میں باندی سے نکاح جائز ہے

دلیل اس میں کوئی منافقہ نہیں۔ یہ نکاح باندی کا آزادی پہ پیش کرنے والا نہیں ہے۔ اور یہی حرام ہے

اسی وجہ سے اگر کسی شخص نے قسم کھائی کہ آزاد کے ہوتے ہوئے باندی سے نکاح نہیں کروں گا اور حرہ کی

عدت میں باندی سے نکاح کرے تو وہ شخص حانث نہیں ہوگا

عندابی حنیفۃ: مطلقہ حرہ کی عدت میں باندی سے نکاح جائز نہیں

دلیل طلاق کے بعد نکاح کے بعض احکام کے باقی ہونے کی وجہ سے۔ لھذا احتیاط کے پیش نظر روک دیا جائے گا

اور رہی حلف کی تو وہاں مقصود باری ہوتی ہے کہ میں تیری باری میں کسی اور کے پاس نہیں جاؤں گا۔

اس وجہ سے اگر نکاح کرے تو حانث نہیں ہوگا

مسئلہ 7 مختلف فیہ مسئلہ

بیک وقت کتنی عورتوں کو نکاح میں رکھا جائے

عندالشافعی آزاد عورتیں ہوں تو چار اور باندی ہو تو ایک نکاح میں رکھنا جائز ہے۔

دلیل: باندی سے نکاح کرنا ضرورت کی بنا پر جائز ہے اور ضرورت ایک سے پوری ہو جائے گی۔

اسی لئے باندی ایک سے زائد نکاح میں درست نہیں

عندالاحناف آزاد عورتیں ہوں یا باندی چاروں کو بیک وقت نکاح میں رکھنا

دلیل فانکحوا ما طاب لکم من النساء الاربعۃ آیت مبارکہ میں لفظ نساء آزاد و باندی دونوں کو شامل ہے

لہٰذا اربعۃ کا حکم حرۃ اور امۃ دونوں کو شامل ہوگا

(5)

Date

مسئلہ 8

مختلف فیہ مسئلہ

غلام کیلئے دو سے زائد نکاح

عند امام مالک
غلام کیلئے دو سے زائد نکاح جائز ہے۔

دلیل
یہ وہ کہ غلام نکاح کے حق میں بمنزلہ حر کے ہے حتیٰ کہ امام مالک کے نزدیک غلام بغیر اذن مولیٰ کے نکاح کا مالک ہو گا

عند الاحناف
غلام کیلئے دو سے زائد نکاح جائز نہیں

دلیل
رقیت نکاح کو آدھی منصف کر دے گی لہذا غلام کو دو کا حق ہو گا اور آزاد کو چار کا تاکہ آزاد کا شرف ہونا ظاہر ہو جائے

مسئلہ 9

مختلف فیہ مسئلہ

زنا سے حمل شدہ عورت سے نکاح

عند الطرفین
زنا سے حمل شدہ عورت سے نکاح جائز ہے

دلیل

عند ابی یوسف
زنا سے حمل شدہ عورت سے نکاح جائز نہیں

دلیل
یہ نکاح فاسد ہے

مسئلہ 10
نکاح کے جواز کی صورت میں باندی سے قبل الاستبراء وطی کرنا

عند امام محمد
قبل الاستبراء وطی کرنا درست نہیں ہے۔

دلیل
شغل کے احتمال کی وجہ سے تو رحم کا خالی کرنا واجب ہے جیسا کہ شراء میں ہوتا ہے

عند الشیخین
باندی سے قبل الاستبراء وطی کرنا درست ہے۔

دلیل
شریعت کا جواز حکم نکاح اس بات کی نشانی ہے کہ باندی مولیٰ کے پانی سے خالی ہے لیے استبراء اور ہوتا استبراء کا حکم نہیں دیں گے بخلاف شراء کے وہاں پر شغل کا احتمال ہے

Date

مسئلہ 11 — مختلف فیہ مسئلہ

عورت کا کسی شخص پر نکاح کا دعویٰ کرنا

عند امام ابی حنیفہ: کسی شخص نے کسی عورت پر یہ دعویٰ کیا کہ اس نے
اس عورت سے نکاح کیا ہے اور عورت نے گواہ قائم کر دیے
پھر قاضی نے اس عورت کو زوجہ بنا دیا حالانکہ اس
عورت کا اس مرد سے نکاح نہ ہوا ہو تو بھی اس عورت
کو اس مرد کے ساتھ رہنے کی گنجائش ہوگی اور
اس بات کی بھی گنجائش ہوگی کہ عورت چاہے مرد سے تاکہ
وہ اس سے جماع کرے اور یہی امام ابو یوسف کا پہلا قول ہے
عند امام محمد و الشافعی مرد کو عورت سے وطی کرنے کی گنجائش نہیں ہوگی
یہی امام ابو یوسف کا موقف ہے۔

دلیل: قاضی نے فیصلہ میں غلطی کی ہے اس وجہ سے کہ
گواہ جھوٹے ہیں تو وہ گواہ ایسے ہی ہیں کہ جیسے
غلام یا کافر کا گواہ ہونا۔

دلیل امام اعظم: قاضی کے نزدیک گواہ سچے ہیں اور
یہی حجت ہے حقیقت صدق پر مطلع ہونے کے متعذر ہونے
کی وجہ سے برخلاف کفر و رقیت کے کیونکہ ان دونوں پر
مطلع ہونا آسان ہے۔

مسئلہ 12 — مختلف فیہ مسئلہ

آزاد عاقلہ بالغہ کا اپنی رضا سے نکاح کرنا

عند امام محمد: نکاح اجازت ولی پر موقوف ہونا

عند امام مالک و شافعی: نکاح از خود عورت کے بیان سے منعقد نہیں ہوگا

دلیل: نکاح کے چند مقاصد ہیں اور عورت کی طرف اس کو
سپرد کرنا ان مقاصد میں مخل ہے۔ مگر امام محمد کے نزدیک
خلل اجازت ولی سے مرتفع ہو جائے گا۔

(7)

Date

عند الشیخین آزاد عاقلہ بالغہ کا نکاح اپنی رضا سے درست ہے

دلیل عورت نے خالص اپنے حق میں تصرف کیا ہے

اور اس کے عاقلہ ممیزہ ہونے کی وجہ سے وہ اس کی اہل بھی ہے

اس وجہ سے اسے مال میں تصرف کرنے اور شوہر کے انتخاب کا حق حاصل ہے۔

مسئلہ 13

مختلف فیہ مسئلہ

باکرہ بالغہ پر جبر کرنا نکاح کے معاملے میں

عند الشافعی نکاح کے معاملے میں بالغہ باکرہ پر جبر کرنا جائز ہے

دلیل صغیرہ باکرہ پر قیاس کرتے ہوئے

یہ قیاس اس وجہ سے ہے کہ باکرہ بالغہ تجربہ نہ ہونے کی بنا پر نکاح کے معاملے میں جاہل ہے اس وجہ سے ہی بغیر اس کی اجازت کے باپ مہر پر قبضہ کر لیتا ہے

عند الاحناف باکرہ بالغہ کے آزاد ہونے کی بنا پر ولایت اجبار غیر کو حاصل نہیں ہوگا اور ولایت علی الصغیرہ عقل کے کم ہونے کی بنا پر ہے اور یہاں باکرہ بالغہ میں بلوغت کے ساتھ عقل کامل ہو گئی۔ احکام کے اس پر متوجہ ہونے کی وجہ سے۔ لہذا لڑکی کیلئے ولایت ہوگی جیسا کہ لڑکے کیلئے ہوئی ہے

اور رہی بات باپ کے قبضے کی تو وہ دلالت حال کے سبب ہے اگر باپ کو بالغہ باکرہ روک دے تو وہ مالک نہیں ہوگا۔

Date ____

مسئلہ 14 — مختلف فیہ مسئلہ

زنا کی وجہ سے باکرہ کی بکارت زائل ہو گئی تو باکرہ کے حکم میں ہوگی یا ثیبہ؟

عند ابیھما جمیعا والشافعی علیھم الرحمۃ

لڑکی باکرہ کے حکم سے نکل کر ثیبہ کے حکم میں داخل ہوگی

اور اس کی خاموشی کو پر اکتفاء نہیں کیا جائے گا

دلیل: یہ لڑکی حقیقۃً ثیبہ ہے کیونکہ اس کو پہنچنے والا شخص اول نہیں عائد ہے اور اسی سے مثوبۃ مثابۃ اور تثویب ماخوذ ہے

عند ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ علیہ یہ لڑکی باکرہ کے حکم میں ہے اور باکرہ والے احکام ہوں گے۔

دلیل: لوگ اسے باکرہ جانتے ہیں نطق کے ساتھ اسے معیوب سمجھیں گے۔ پھر وہ نطق سے رک جائے گی

اور اس کے سکوت پر اکتفاء کیا جائے گا تاکہ مصالح فوت نہ ہو

مسئلہ 15 — مختلف فیہ مسئلہ

شوہر سکوت کا دعوی کر رہا ہو اور عورت رد کا دعوی کر رہی ہو

عند زفر اگر شوہر کہے جب تجھے نکاح کی خبر پہنچی تھی اس وقت تو خاموش تھی اور عورت کہے نہیں بلکہ میں نے نکاح کا رد و انکار کر دیا تھا۔ تو اس صورت میں مرد کا قول معتبر ہوگا

دلیل: اس لئے کہ سکوت اصل شے ہے اور رد عارض ہے کیونکہ مدعی علیہ اصل کا دعوی کرتا ہے مدعی خلاف اصل کا لہذا مرد کا قول معتبر ہوگا پس یہ مسئلہ مدت گزر جانے کے بعد شرط الخیار کے دعوی کی رد کی طرح ہو گیا۔

Date

عند الاحناف عورت کا قول معتبر ہوگا

دلیل: مذکورہ مسئلہ میں شوہر مدعی ہے اور عورت مدعی علیہ ہے
شوہر مدعی اس طور پر ہے کہ وہ عورت پر لزوم عقد اور اس کے
لغو ہونے کے مالک ہونے کا دعویٰ کر رہا ہے اور عورت ان چیزوں کا
انکار کر رہی ہے اور عقد کا عدم لزوم اور نفع کا عدم تملک ہی اصل ہے
اسی لئے عورت کا قول معتبر ہوگا۔

یہ مسئلہ بالکل ودیعت والا ہے کہ مودع جب رد ودیعت کا دعویٰ
کرے تو اس مسئلے میں بھی عورت منکر ہے اسی کا قول معتبر ہوگا۔
برخلاف مسئلہ خیار کے وہاں ساکت کے قول کا اعتبار
اس وجہ سے ہے کہ مدت خیار کے گزرنے کے بعد خیار ختم ہو کر
عقد میں مل چکا ہے۔

مسئلہ ۱۲

مختلف فیہ مسئلہ

صغیر اور صغیرہ کا نکاح جب ولی کر دے اور ولی سے مراد کون؟

عند امام مالک علیہ الرحمۃ: صغیر و صغیرہ کے نکاح و لایت باپ کے
علاوہ کسی کو حاصل نہیں

دلیل: آزاد عورت پر ولایت باعتبار حاجت ثابت ہے
اور یہاں شہوت کے معدوم ہونے کی وجہ سے کوئی حاجت نہیں ہے
صرف باپ کی ولایت خلاف قیاس نص سے ثابت ہے اور
جب جد باپ کے معنی میں نہیں تو اس کو اب کے ساتھ
لاحق نہیں کیا جائے گا۔

امام مالک کا رد: ثبوت ولایت قیاس کے موافق ہے کیونکہ
نکاح مصلحتوں کو شامل ہے اور یہ مصلحتیں حاصل نہیں
ہوتیں مگر یہ کہ جب دو کفو برابر ہوں اور کفو ہر زمانے
میں ملتا بھی نہیں لہٰذا حالت صغر میں کفو کو بچانے کیلئے نکاح و لایت
کو ثابت کر دیا

Date

عند الشافعی علیہ الرحمۃ: صغیرہ و صغیر کے نکاح کی ولایت باپ دادا کے علاوہ کسی کو حاصل نہیں ہوگی۔

دلیل: ولایت کا مدار شفقت و رحمت پر ہے اور باپ دادا کے علاوہ میں یہ بہت کم ہے۔ اسی وجہ سے باپ دادا کے علاوہ ولایۃ علی المال کسی کو حاصل نہیں جب ولایۃ علی المال جو کہ ادنیٰ شئی ہے وہ حاصل نہیں تو ولایۃ علی النفس (نکاح) جو کہ اعلیٰ ہے وہ کیسے حاصل ہوگا

عند الاحناف: صغیرہ و صغیر کے نکاح کی ولایت ولی کو حاصل ہوگی اور ولی سے مراد عصبہ ہے

دلیل: قرابت رحمت و شفقت کی طرف داعی ہے تو جس طرح باپ دادا کو قرابت کے سبب ولایۃ حاصل ہے اسی طرح دیگر اولیاء کو بھی حاصل ہوگی مگر دیگر اولیاء میں شفقت کے کم ہونے کی وجہ سے فقط ولایت اجبار ثابت ہوگی جبکہ باپ دادا کے حق میں ولایۃ اجبار کے ساتھ ولایۃ الزام بھی ثابت ہوگی (رہی بات ولایت نکاح کو تصرف فی المال کی عدم ولایت پر قیاس کرنا درست نہیں۔ اس لئے کہ تصرف فی المال مکرر ہوتا ہے۔ لہذا مال میں قلیل کا تدارک ممکن نہیں اسی لئے ولایت کی تصرف فی المال ملتزم بن کر مقید ہوگی اور قصور شفقت کے ساتھ ولایۃ الزام ثابت نہیں ہوگی۔

Date

مسئلہ 17 — مختلف فیہ مسئلہ

صغیر و صغیرہ کا خیار غیر اب و جد کے نکاح دینے کی صورت میں

عند ابی یوسف: اگر صغیر و صغیرہ کا نکاح باپ یا دادا کے علاوہ کسی اور نے کروادیا تو بلوغت کے بعد ان دونوں کو بھی خیار نہیں ہوگا

دلیل: قیاس کرتے ہوئے باپ دادا کے نکاح پر

عند الشیخین: بعد البلوغت خیار حاصل ہوگا۔

دلیل: اخ کی قرابت ناقص ہے اور یہ نقصان مشعر ہے شفقت کی کمی کی طرف تو اس سے مقاصد میں خلل واقع ہوگا۔ اور خلل کا تدارک خیار بلوغت کے ساتھ ممکن ہوگا

مسئلہ 18 — مختلف فیہ مسئلہ

نکاح کے معاملے میں غیر عصبات کی ولایت

عند الصاحبین: نکاح کے معاملے میں غیر عصبات کی ولایت ثابت نہیں

دلیل: الانکاح الی العصبات حدیث مبارکہ کی وجہ سے اور اس وجہ سے کہ قرابت کفو کو غیر کی طرف منسوب کرنے سے بچانے کے لیے ثابت ہوئی ہے اور بچانا عصبات کی طرف ہے۔

عند ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ:

دلیل: ولایت نظری ہے اور ہر اس شخص کی طرف سپرد ولایت سے نظر متحقق ہوگی جو شفقت پر آمادہ کرنے والی قرابت کے ساتھ مختص ہو۔
اور یہ اس وقت ہے جب عصبات کی موجودگی نہ ہو۔

Date

مسئلہ ۱۹ مختلف فیہ مسئلہ

ولی اقرب کی عدم موجودگی میں ولی الابعد کا نکاح کرانا

عند زفر: ولی اقرب کی عدم موجودگی میں ولی الابعد کا نکاح کرانا جائز نہیں

دلیل: کیونکہ اقرب کی ولایت قائم ہے اور اس وجہ سے کہ ولایت کا ثبوت قرابت کی بجائے کیلئے ہے تو ولی کی غیبت میں اس کی ولایت باطل نہیں ہوگی۔

عند الاحناف: ولی اقرب کی عدم موجودگی میں ولی الابعد کا نکاح کرانا جائز ہے

دلیل: ولایت نظری شے ہے اور کوئی فائدہ نہیں اس کی طرف سپرد کرنے میں جس کی رائے سے کوئی فائدہ نہیں تو ہم نے اسے ابعد کی طرف سپرد کر دیں گے۔

مسئلہ ۲۰ مختلف فیہ مسئلہ

مجنونہ کے نکاح میں باپ بیٹے کے اجتماع کے وقت ولایت کس کو ہوگی

عند محمد رحمۃ اللہ علیہ: مجنونہ کے نکاح کے وقت باپ بیٹے کے اجتماع میں باپ ولی ہوگا

دلیل: باپ بیٹے سے زیادہ شفقت کرنے والا ہے۔

عند الشیخین: مجنونہ کے نکاح کے وقت بیٹا ولی ہوگا۔

دلیل: بیٹا عصوبۃ میں مقدم ہے اور یہ ولایت عصوبۃ پر مبنی ہے اور اس میں زیادتی شفقت کا کوئی اعتبار نہیں جیسے کہ نانا بعض عصبات کے ساتھ

(13)

Date

مسئلہ 21

مختلف فیہ مسئلہ

دین داری میں کفو

عند محمد — کفاءت فی الدین کا اعتبار نہیں ہے

دلیل — یہ امور آخرہ میں سے ہے لھذا اس پر احکام دنیا جاری نہیں ہوں گے مگر اس صورت میں شوہر کو مارا پیٹا جائے کیونکہ وہ اس کے ذریعے ذلیل ہوگا۔

عند الشیخین — کفاءت فی الدین کا اعتبار ہے

دلیل — دین اعلی مفاخر میں سے ہے اور عورت شوہر کے گھٹیا نسب ہونے والے کی بنسبت شوہر کے فاسق ہونے سے زیادہ عار دلائی جائے گی۔

مسئلہ 22

مختلف فیہ مسئلہ

مال داری میں کفو

عند الطرفین — کفاءت فی الغناء معتبر ہے۔

دلیل — لوگ مال داری سے فخر کرتے ہیں اور فقیری میں عار محسوس کرتے ہیں

عند ابی یوسف — کفاءت فی الغناء معتبر نہیں ہے

دلیل — مالداری میں دوام نہیں کیونکہ مال آنے جانے والی شے ہے۔

Date

مسئلہ 23 — مختلف فیہ مسئلہ

اولیاء کو مہر کی کمی کے سبب اعتراض کا حق

عند الصاحبین: عورت نے از خود اپنا نکاح کر لیا اور مہر مثل میں کمی کر دی تو عورت کو اعتراض کا حق حاصل نہیں ہوگا

دلیل: دس درھم سے زیادہ مہر عورت کا حق ہے اور جو شخص اپنا حق ساقط کر دے اس پر اعتراض نہیں جیسا کہ مہر مقرر کرنے کے بعد ہوتا ہے

عند ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: اولیاء کو اعتراض کا حق حاصل ہوگا

دلیل: اولیاء زیادتی مہر سے فخر کرتے ہیں اور اس کے کم ہونے کے سبب عار محسوس کرتے ہیں۔ لهذا یہ کفو کے مشابہ ہوگا برخلاف مہر مقرر کرنے کے بعد بری کرنے کے اسے عار نہیں سمجھا جاتا

مسئلہ 24 — مختلف فیہ مسئلہ

صغیر اور صغیرہ کے نکاح میں مہر مثل سے کمی یا زیادتی

عند الصاحبین: صغیر یا صغیرہ کے باپ دادا میں سے کسی نے ان کا نکاح کیا اور بچی کا مہر اس کے مہر مثل سے کم کر دیا۔ صغیر کی بیوی کا مہر اس کے مہر مثل سے زائد کر دیا اگر یہ زیادتی عرفا میں غبن فاحش کہلاتی ہے تو یہ عقد درست نہ ہوگا اور اگر غبن فاحش نہیں تو عقد درست ہوگا۔

دلیل: ولایت مشروط ہے شفقت کے ساتھ لهذا اس کے فوت ہونے کی صورت میں عقد فاسد ہوگا اور یہ اس وجہ سے ہے کہ مہر مثل سے کم کرنے میں شفقت نہیں ہے جیسا کہ کم قیمت کے بیچنے میں اسی وجہ سے باپ دادا کے علاوہ

Date

اس کا کوئی مالک نہیں ۔

عند ابی حنیفہ: کمی و زیادتی کی صورت میں نکاح جائز ہے ۔

دلیل: حکم جواز نکاح دلیل شفقت میں بھی ہے
اور وہ قرابت کا قرب ہے اور نکاح میں دیگر مقاصد ہیں
جو مہر سے زیادہ بڑھ جاتے ہیں ۔ رہی بات بیع کی تو وہاں
مال مقصود ہے ۔ لھذا غبن فاحش کے ساتھ درست نہیں
برخلاف نکاح اور باپ دادا کے علاوہ کوئی بھی مالک اس
وجہ سے نہیں ہوگا کہ ان میں شفقت کم ہے ۔

مسئلہ 25

مختلف فیہ مسئلہ

مرد کا اپنی موکلہ سے نکاح کرنا

عند فقہ الشافعی: اگر کسی عورت نے کسی مرد کو یہ کہہ کر نکاح کا
وکیل کیا کہ تم مجھ سے اپنا نکاح کر لو پھر اس مرد نے دو
گواہوں کی موجودگی میں اس عورت سے نکاح کر لیا تو یہ
عقد جائز نہیں ۔

دلیل: اس بات کے منظور نہ ہونے کی بنا پر کہ ایک شخص
مملک لغیرہ اور متملک لنفسہ ہو

عند الاحناف: یہ عقد جائز ہے

دلیل: وکیل فی النکاح معبر و سفیر ہوتا ہے اور یہ
عاقد و مباشر نہیں ہوتا ہے ۔ اور ایک شخص مملک و متملک
ہو یہ اس صورت میں ممنوع ہے جبکہ وکیل کی طرف حقوق عقد
لوٹیں ۔ وکیل فی النکاح حقوق عقد اس کی طرف نہیں
لوٹتے لھذا یہ بلا کراہت جائز ہے

Date

مسئلہ 26 — مختلف فیہ مسئلہ

مہر کی مقدار

عند الشافعی: مہر کی مقدار معین نہیں جو شئی بیع میں ثمن بن سکتی ہے وہ نکاح میں مہر بن سکتی ہے۔

دلیل: مہر عورت کا حق ہے لہذا اس کو بیان کرنا بندے کی جانب سے ہوگا۔

عند الاحناف: مہر کی کم از کم مقدار دس درہم ہے۔

دلیل: حدیث مبارکہ (لا مہر اقل من عشرۃ) کی وجہ سے اور اس وجہ سے کہ مہر شرع کا حق ہے وہ اپنا ظاہر کرنے کیلئے محل کے شرف کو تو اس کیلئے وہی مقدار ہوگا جو کہ اس کیلئے اہمیت رکھتا ہو اور وہ عشرہ ہے چوری کے نصاب پر استدلال کرتے ہوئے۔

مسئلہ 27 — مختلف فیہ مسئلہ

شوہر کا دس درہم سے کم مہر بیان کرنا

عند زفر: شوہر نے دس درہم سے کم مہر بیان کیا تو مہر مثل واجب ہوگا۔

دلیل: جو چیز مہر بننے کی صلاحیت نہیں رکھتی اسے بیان کرنا اور نہ کرنا برابر ہے۔

عندنا: شوہر نے دس درہم سے کم مہر بیان کیا تو دس درہم واجب ہے۔

دلیل: اس تعیین کا فساد حق شرع کی وجہ سے ہے اور وہ دس درہم سے پورا ہوگیا اور عدم تسمیہ کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا اس لئے کہ کبھی عورت عوض کے بغیر از رہ کرم مالک بنانے پر راضی ہو جاتی ہے لیکن معمولی عوض پر راضی نہیں ہوتی ہے۔

Date

مسئلہ 28

مختلف فیہ مسئلہ

شوہر نے مہر بیان نہ کیا یا بعدم مہر پر نکاح کیا

عند الشوافع : شوہر نے نکاح میں مہر کو بیان نہیں کیا یا عدم مہر پر نکاح کیا
اور شوہر مر گیا تو شوہر پر مہر کچھ بھی واجب نہ ہوگا۔

دلیل : مہر خالصۃً عورت کا حق ہے تو عورت مہر کی نفی
کرنے پر قادر تھی ابتداءً جیسے کہ وہ عورت انتہاءً اس
مہر کے ساقط کرنے پر قادر ہے

عند الاحناف : عورت کیلئے دخول یا موت کی صورت میں مہر مثل ہوگا

دلیل : مہر ابتداءً شرع کا حق ہے تو بقاءً عورت کا
حق ہو گیا۔ لھذا عورت ابتداءً نفی کرنے پر قادر نہیں ہوگی۔

مسئلہ 29

مختلف فیہ مسئلہ

مہر متعین کیے بغیر نکاح کرنا پھر تسمیہ پر راضی ہونا

عند الشافعی اگر کسی نے مہر متعین کیے بغیر کسی عورت سے نکاح کیا
پھر وہ کسی معین مقدار پر راضی ہو گئے۔ پھر اگر شوہر نے دخول
کر دیا یا مر گیا تو عند الشافعی مفروض (مقرر) کا نصف ہوگا۔

دلیل : اس لئے کہ مہر مفروض ہے تو مہر نصف منتصف ہوگا

عند الاحناف : جو شوہر نے بیان کر دیا رضا وہی ہوگا

دلیل : مہر دو طرح کا ہوتا ہے (1) مفروض فی العقد (2) مفروض بعد العقد
مسئلہ ھذا میں مہر کے بیان کیے بغیر نکاح ہوا تھا تو
خود شوہر پر عورت کا مہر مثل واجب تھا اور مہر مثل جب
تنصیف کو قبول نہیں کرتا تو اس کے قائم مقام بھی تنصیف
کو قبول نہیں کرے گا۔ فرض فی العقد مراد ہے آیت مبارکہ
میں کیونکہ وہی متعارف ہے

Date

مسئلہ 30 مختلف فیہ مسئلہ

طلاق بعد خلوت صحیحہ کی صورت میں مہر کا حکم

عند الشافعی جب مرد اپنی زوجہ کو خلوت صحیحہ کے بعد طلاق دے تو اس صورت میں نصف مہر ہوگا۔

دلیل: ملک بضعہ کا حصول وطی سے پورا ہوتا ہے پس مہر پختہ نہیں ہوگا وطی کے بغیر۔

عند الاحناف مرد پہ کامل مہر لازم ہوگا

دلیل عورت اپنی بضعہ کو تمام موانع ختم کرنے کے ساتھ پیش کیا ہے اور یہی اس کی گنجائش ہے تو عورت کا حق مہر کا حکم ہو جائیگا۔ قیاس کرتے ہوئے بیع والے مسئلے میں۔

مسئلہ 31 مختلف فیہ مسئلہ

جب مجبوب نے اپنی عورت سے خلوت کی پھر طلاق دی تو مہر کا کیا حکم ہوگا

عند الصاحبین مجبوب نے اپنی عورت سے خلوت کی پھر اسے طلاق دی تو عورت کیلئے نصف مہر ہوگا

دلیل مجبوب مریض سے زیادہ عاجز ہے تو جب مریض مانع ہے تو مجبوب تو بدرجہ اولی ہوگا۔ برخلاف عنین کے کیونکہ حکم کا مدار آلہ کی سلامتی ہے اور یہ سلامتی مجبوب کے پاس نہیں

عند ابی حنیفہ عورت کیلئے مہر کامل ہوگا

دلیل مستحق علیہا کو مرد کے حق میں تسلیم کرنا اور تحقیق عورت اس کو لیکر آئی ہے

Date

مسئلہ 32

مختلف فیہ مسئلہ

عندالشافعی: کسی شخص نے اپنے بیٹے کا نکاح کرایا اس شرط پر کہ وہ شادی کرنے والے کی بیٹی یا بہن سے نکاح کرے گا تاکہ یہ عقد ایک دوسرے کے عوض ہو جائے۔ یہ دونوں عقد باطل ہیں

دلیل: اس وجہ سے کہ مرد نے نصف بضع کو مہر اور نصف کو منکوحہ بنا دیا اور ان کے مابین کوئی اشتراک نہیں لھذا عقد باطل ہے

عندالاحناف: یہ دونوں عقد درست ہیں

دلیل: اس وجہ سے کہ شوہر نے جب اس شیء کو مہر بنایا کہ جو مال ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتی تو عقد درست ہے اور مہر مثل واجب ہے جیسا کہ شوہر نے خمر و خنزیر کو بطور مہر بیان کیا ہو اور استحقاق کے بغیر کوئی شرکت نہیں ہے۔

مسئلہ 33

مختلف فیہ مسئلہ

اگر مہر اقامت اور اخراج دونوں کے ساتھ معین ہو۔

عندابی حنیفہ: اگر عورت کو اقامت دے گا تو ایک ہزار اور اگر نکالے گا تو دو ہزار تو مہر مثل واجب ہوگا۔ نکالنے کی صورت میں

عندالصاحبین: دونوں شرطیں جائز ہیں اگر اقامت دی تو ہزار اور اگر نکالا تو دو ہزار

عندزفر: دونوں شرطیں فاسد ہیں حتیٰ کہ عورت کیلئے مہر مثل ہوگا

(20)

Date

مسئلہ 34 — مختلف فیہ مسئلہ

دو غلاموں میں سے غیر معین طور پر کسی ایک کو مہر بنانا۔

عند الصاحبین: اگر کسی شخص نے نکاح کیا اس غلام یا اس غلام کو مہر بنا کر ان دونوں غلاموں میں ایک کی قیمت کم (اوکس) ہے اور دوسرے کی زیادہ (ارفع) تو عند الصاحبین عورت کیلئے مہر اوکس ہوگا خواہ وہ اوکس سے کم ہو یا ارفع سے زیادہ ہو

عند ابی حنیفہ: اس مذکورہ صورت میں اگر مہر مثل ان دونوں غلاموں میں سے اوکس ہو تو عورت کیلئے اوکس ہوگا اور اگر زیادہ ہو تو ارفع ہوگا اور اگر ان کے مابین ہو تو مہر مثل واجب ہوگا۔

مسئلہ 35 — مختلف فیہ مسئلہ

کفار کا مردار یا غیر مال کو مہر بنانا

عند زفر: دار الحرب میں کسی حربی نے حربیہ سے نکاح کیا اور نکاح مردار کے عوض کیا یا بدون مہر کیا تو عورت کیلئے مہر مثل ہوگا

دلیل: قرآن پاک ان تبتغوا باموالکم الآیۃ عام ہونے کی وجہ

عند الصاحبین: حربیہ کیلئے کچھ بھی مہر نہ ہوگا

دلیل: اہل حرب اسلامی احکام کا التزام نہیں کرتے اور ولایۃ الزام دار کے تباین کی وجہ سے منقطع ہے۔

دلیل: اہل ذمہ دیانات میں ہمارے احکام التزام نہیں کرتے جب اہل ذمہ حکم میں ہیں تو اہل حرب تو بدرجہ اتم ہوں گے

عند ابی حنیفہ: حربیہ اور ذمیہ کیلئے مہر نہیں ہوگا

مسئلہ 36 مختلف فیہ مسئلہ
ذمی نے ذمیہ سے نکاح کیا خمر یا خنزیر پر پھر وہ دونوں
اسلام لے آئے
عند ابی یوسف: ذمی نے ذمیہ سے خمر یا خنزیر پر نکاح کیا پھر وہ دونوں
مسلمان ہو گئے یا کوئی ایک اور مہر معین تھا یا غیر معین تو دونوں
صورتوں میں عورت کے لیے مہر مثل واجب ہوگا
دلیل: اگر وہ دونوں وقت عقد مسلمان ہوتے تو بھی یہی مسئلہ ہوتا (یعنی)
اسلام کے بعد بھی یہی مسئلہ ہوگا
عند محمد: معین و غیر معین دونوں صورتوں میں قیمت واجب ہوگی
دلیل: خمر و خنزیر کو مہر بنانا ان کے نزدیک درست ہے لیکن
اسلام نے سپرد کرنے کو ممتنع کر دیا لہذا قیمت واجب ہوگی
عند ابی حنیفہ: خمر میں قیمت واجب ہوگی اور خنزیر میں مہر مثل ہوگا
دلیل: مہر معین میں نفس عقد سے عورت کی ملکیت ثابت
ہو جاتی ہے۔ لہذا اگر عورت کا مہر خنزیر ہے تو مسلم ہونے پر اس کا
مہر مثل واجب ہوگا قیمت نہیں۔ کیونکہ خنزیر ذوات القیم
میں سے ہے لہذا اس کی قیمت ایسے ہی ہے جیسے عین خنزیر کا لینا
اگر مہر شراب ہو تو اسے قیمت ملے گی کیونکہ شراب ذوات الامثال
میں سے ہے لہذا اس کی قیمت لینا عین شراب کے لینے کی طرح نہیں ہے

مسئلہ 37 مختلف فیہ مسئلہ
حرمت رضاعت کیسے ثابت ہوگی۔
عند الشافعی: پانچ گھونٹ پینے سے حرمت ثابت ہوگی۔
دلیل: حدیث مبارکہ لا تحرم المصة الخ
عند الاحناف: قلیل الرضاع و کثیر سے حرمت ثابت ہوگی۔
دلیل: آیت مبارکہ جنہوں نے دودھ پلایا وہ حرام ہے۔
حدیث مبارکہ جو نسب سے حرام ہوتا ہے وہی رضاعت
سے حرام ہو جاتا ہے۔

Date

مسئلہ 38 مختلف فیہ مسئلہ

مدت رضاعت کتنی ہوگی

عند زفر : تین سال

دلیل : ایک سال کا گزارنا دوسری حالت کی طرف جانے کیلئے بہتر ہے اور دو سال پر اضافہ ضروری ہے لہذا ایک سال کا اضافہ ہوگا۔

عند الصاحبین دو سال

دلیل : آیۃ مبارکہ حملہ وفصالہ اس میں مختصر حمل کی ادنیٰ مدت اور دو سال فصال کیلئے اور حدیث مبارکہ لا رضاع بعد حولین

عند ابی حنیفہ : 30 ماہ (ڈھائی سال)

دلیل : رضاعت کے ترکہ میں غذا کا تغیر ضروری ہے تو لہذا اندازہ لگایا حمل کی ادنیٰ مدت کی ادنیٰ مدت سے کہ وہ سغیر 6 ہے۔

مسئلہ 39 مختلف فیہ مسئلہ

لبن فحل سے حرمت متعلق ہوگی یا نہیں۔

عند الشافعی: لبن فحل سے حرمت متعلق نہیں ہوگی۔

دلیل: حرمت بعضیت کے شبہ کی وجہ سے ہے اور لبن عورت کا حصہ ہے نہ کہ مرد کا

عند الاحناف: حرمت متعلق ہوگی۔

دلیل: حدیث مبارکہ یحرم من الرضاعۃ ما یحرم من اللبن اور حرمت بالنسب کا اعتبار جانبین (ماں باپ) تو اسی طرح رضاعت میں بھی اعتبار ہوگا

Scanned with CamScanner

Date

مسئلہ ۶۵

مختلف فیہ مسئلہ

عورت کا دودھ کسی اور چیز میں مل جائے تو رضاعت کا حکم

عند الشافعی :- کسی شی کے ساتھ جو دودھ مل جائے خواہ دودھ غالب ہو یا مغلوب حرمت ثابت ہو جائے گی

دلیل : اگرچہ دودھ مغلوب ہے مگر دودھ اپنا وجود تو رکھتا ہے لہذا حرمت رضاعت ثابت ہو گی

عند الاحناف : دودھ مغلوب ہو تو رضاعت ثابت نہیں ہو گی۔

دلیل : مغلوب کا حکم غیر موجود ہونے جیسا ہے حتیٰ کہ ~~اس~~ اسے غالب کے مقابلے میں قائم نہیں کیا جاتا جیسا کہ مسئلہ یمین میں

مسئلہ ۶۱

مختلف فیہ مسئلہ

اگر دودھ کھانے کے ساتھ مل جائے تو حرمت رضاعت

عند الصاحبین :- اگر دودھ غالب ہو تو حرمت رضاعت ثابت ہو گی

دلیل : اشیاء میں اجزاء غالب کا اعتبار ہے جیسا کہ پانی میں جب کوئی چیز اسے متغیر نہ کرے

عند الی حنیفہ :- اگرچہ دودھ غالب ہو حرمت رضاعت ثابت نہیں ہو گی

دلیل : کھانا اصل ہے اور مقصود کے حق میں دودھ اس کا تابع ہے لہذا دودھ مغلوب کی طرح ہو گا

Date

مسئلہ 42 مختلف فیہ مسئلہ

دو عورتوں کا دودھ مل جائے تو ثبوت حرمت

عند ابی یوسف: - اگر دو عورتوں کا دودھ مل جائے تو ان
میں اعتبار اغلب کا ہوگا۔

دلیل: - سب کا سب ایک شے ہوگا لهذا اقل کو اکثر
کے تابع کر کے اکثر والی کے ساتھ حرمت ثابت ہوگی

عند امام محمد و زفر: - حرمت کا تعلق ان دونوں سے ہوگا

دلیل: جنس جنس پر غالب نہیں آتی۔

مسئلہ 43 مختلف فیہ مسئلہ

بعد الموت عورت کے دودھ سے حرمت کا ثبوت

عند الشافعی: اگر بعد الموت عورت کا دودھ دھویا اور
اس کو بچے کے منہ میں ڈال دیا تو اس سے حرمت ثابت
نہیں ہوگی۔

دلیل: - ثبوت حرمت میں اصل عورت ہے اور عورت کی
حرمت کے بعد ہی حرمت بچے کی طرف اس کے واسطے سے
متعدی ہوتی ہے اور موت کے سبب یہ محل باقی نہیں رہا
اسی وجہ سے موت والی عورت کی وطی حرمت مصاہرت
ثابت نہیں کرتی۔

عند الاحناف: حرمت رضاعت ثابت ہو جائے گی

دلیل: حرمت کا سبب تغذیت کا شبہ ہے اور یہ شبہ
گوشت اور ہڈیاں بڑھانے کے حوالے سے دودھ میں موجود ہے۔
رہی بات وطی کی تو وطی ملی ہوتی محل عورت سے اور وہ
موت کے سبب زائل ہو گیا لهذا دونوں کو ایک دوسرے
پر قیاس کرنا درست نہیں ہے

25

Date

مسئلہ ۹۶

مختلف فیہ مسئلہ

حرمت رضاعت کے ثبوت میں عورتوں کی گواہی

عندالامام مالک :- ثبوت حرمت رضاعت میں ایک عورت کی گواہی جو کہ عادلہ ہو مقبول ہے۔

دلیل: حرمت شریعت کا حق ہے لہٰذا خبر واحد کے ذریعے بھی ثابت ہو جائے گی۔

عندالاحناف: ثبوت حرمت رضاعت میں دو مردوں کی گواہی یا دو عورتیں ایک مرد کی گواہی ضروری ہے۔

دلیل: بطلان حق اور بطلان ملک کیلئے نصاب شہادت ضروری ہے۔

مسئلہ ۹۵

مختلف فیہ مسئلہ

طلاق بدعت

عندالشافعی:- جس طرح طلاق احسن و حسن مباح ہے۔ اس طرح طلاق بدعت بھی مباح ہے اور اس کے مرتکب پر کوئی گناہ نہیں۔

دلیل :- تمام طلاقیں تصرف شرعی ہیں۔ اسی وجہ سے یہ مباح ہوں گی اور مشروعیت ممنوع کے ساتھ جمع نہیں ہوتی لہٰذا طلاق بدعت مباح ہے۔

عندالاحناف : طلاق بدعت کا وقوع اگرچہ ہوتا ہے مگر اس کا مرتکب گناہ گار ہو گا۔

دلیل :- طلاق میں تو اصل ممنوع ہونا ہے اس وجہ سے کہ طلاق کی وجہ سے نکاح کے مصالح ختم ہو جاتے ہیں خواہ دینی ہوں یا دنیاوی ہوں اور طلاق کا مباح ہونا چھٹکارا حاصل کرنے کیلئے ہے۔

Date

مسئلہ 46 مختلف فیہ مسئلہ

مکرہ کی طلاق

عند الشافعی: مکرہ کی طلاق واقع نہیں ہوگی.

دلیل: اکراہ اختیار کے ساتھ جمع نہیں ہوتا ہے اور اسی کے ساتھ تصرفات شرعی کا اعتبار ہے.

عند الاحناف: طلاق واقع ہوگی

دلیل: مکرہ ایقاع طلاق کا اہل ہے اور اس نے طلاق کا قصد بھی کیا ہے. لہٰذا طلاق واقع ہوگی.

مسئلہ 47 مختلف فیہ مسئلہ

سکران (مدہوش) کی طلاق

عند الکرخی، طحاوی، شافعی: شراب پینے والے کی طلاق واقع نہیں ہوگی

دلیل: ارادہ کا درست ہونا عقل کے صحیح ہونے پر موقوف ہے اور مدہوش کی عقل زائل ہے.

عندنا: شراب پیئے ہوئے کی طلاق واقع ہو جائے گی

دلیل: عقل ایک ایسے سبب سے زائل ہوئی ہے جو کہ گناہ کبیرہ ہے. پس حکماً عقل کو باقی رکھا جائے گا تاکہ یہ زجر و توبیخ ثابت ہو.

مسئلہ 48 مختلف فیہ مسئلہ

لونڈی اور آزاد کی طلاق میں حالت کا اعتبار

عند الشافعی: طلاق میں مرد کی حالت معتبر ہے. اس اعتبار سے آزاد کی طلاق تین اور غلام کی دو ہوں گی.

دلیل: حدیث مبارکہ الطلاق بالرجال والعدۃ بالنساء

عند الاحناف: طلاق میں عورت کی حالت معتبر ہے

دلیل: حدیث مبارکہ طلاق الامۃ تطلیقتان وعدتہا حیضتان

Date.

مسئلہ 49

مختلف فیہ مسئلہ

بیوی کے مرد کی طالق میں حکم طلاق

عند الشافعی و زفر: بیوی کے مرد کی طالق میں طلاق واقع نہیں ہوگی

دلیل: شوہر نے طلاق کو منسوب کیا طلاق کے محل کے غیر کی طرف یعنی طلاق لغو ہو جائے گی اور اس وجہ سے طلاق کا محل عورت ہے کہ جس میں قید ہوتی ہے اور مرد آزاد اور رجل میں کوئی قید نہیں۔

مسئلہ 50

مختلف فیہ مسئلہ

انت طالق فی غد میں حکم طلاق

عند الصاحبین: اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ سے انت طالق فی غد کہا اور مراد خاص آخر النہار کی تو قضاءً خاص اس کی تصدیق نہیں کی جائے گی

دلیل: شوہر نے طلاق کو ظرف موصوف کیا ہے جمیع غد میں اور یہ غد کے اول جزء میں واقع ہوگی جیسا کہ "انت طالق غداً" میں ہے اور (فی) کو حذف کرنے اور ثابت رکھنے میں برابر ہے

عند ابی حنیفہ: شوہر نے اگر آخر النہار کی نیت کی تو قضاءً تصدیق کی جائے گی

دلیل: طلاق ظاہر امور میں شوہر کی اس وقت تصدیق نہیں کی جاتی جب کہ اس نے حقیقت کلام کی نیت نہ کی ہو اور اس مسئلہ میں شوہر نے حقیقت کلام کی نیت کی ہے۔

Date

مسئلہ 51 — مختلف فیہ مسئلہ

انتِ طالق واحدۃً فی ثنتین میں حکمِ طلاق

عند زفر: اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ سے کہا انتِ طالق واحدۃً فی ثنتین تو دو طلاق واقع ہوں گی

دلیل: حساب کے عرف کی وجہ سے

عندنا: اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ سے کہا انتِ طالق واحدۃ فی ثنتین تو ایک طلاق واقع ہو گی

دلیل: ضرب کا عمل تکثیر کی اجزاء میں معتبر ہے نہ کہ مضروب کی زیادتی میں معتبر ہے۔ لہذا ایک طلاق ہو گی۔

مسئلہ 52 — مختلف فیہ مسئلہ

انا منکِ طالق سے حکمِ طلاق

عند الشافعی: اگر شوہر نے اپنی زوجہ سے کہا انا منکِ طالق اور طلاق کی نیت کی تو طلاق واقع ہو جائے گی۔

دلیل: نکاح کی ملک مشترک ہے زوجین کے درمیان لہذا حل بھی ان دونوں کے درمیان مشترک ہو گا۔

عند الاحناف: انا منکِ طالق سے طلاق نہیں ہو گی

دلیل: طلاق ازالۃ قید کا نام ہے اور یہ قید عورت میں ہے نہ کہ مرد میں